ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

لیاقت علی ثنی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ براہوئی جامعہ بلوچستان کوئٹہ
منیر احمد
لیکچرار، شعبہ براہوئی جامعہ بلوچستان کوئٹہ
زاہدہ غلام رسول
لیکچرار، شعبہ براہوئی جامعہ بلوچستان کوئٹہ

براہوئی لوک شاعری میں فقرے کی تشکیل اور ضمائر شخصی کا استعمال

Liaquat Ali Sani *
Associate Professor, Department of Brahui, University of Balochistan Quetta.
Muneer Ahmed
Lecturer, Department of Brahui, University of Balochistan Quetta.
Zahida Ghulam Rasool
Lecturer, department of Brahui, University of Balochistan Quetta.

***Corresponding Author:** liaqat.brahvi@um.uob.edu.pk

Syntax Formation in Brahui Folklore and Usage of Personal Pronouns

Brahui, a language spoken in the Balochistan region of Pakistan, is known for its rich and vibrant tradition that has been passed down through generations, particularly in the form of "Brahui Lok Shaeri" or Brahui folk poetry. This poetic genre has gained popularity over the year's one of the defining characteristics of Brahui folk poetry is its unique sentence structure and linguistic features that set it apart from conventional literary languages, offering an insightful glimpse into the culture and language of the Baloch people. However, there exist certain intriguing variations within the Brahui Loc poetry, like other languages, exhibits various dialectal differences, including

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

variations in personal pronoun usage. This research paper explores the substitution of personal pronoun cases in Brahui folklore, with a specific focus on the Jhalavani dialect. Notably, we delve into the unique phenomenon where the genitive pronoun "Na" ('you') is replaced with the dative-accusative pronoun "ne" in the Jhalavani dialect, a feature not found in other Brahui dialects. Particularly concerning sentence structure and the use of pronouns. In this research article, we delve into the formation of spontaneous verses in Brahui folk poetry, with a particular focus on two distinct changes that occur in the formation of sentences: the alteration in sentence structure and the use of personal pronouns. These variations and provide an in-depth analysis of how they affect the structure and nuances of Brahui poetry.

Key Words: *Brahui, language, Brahui folklore, Jhalavani dialect, Brahui Pronouns naa -ne (you).*

براہوئی زبان کا عمومی جائزہ

عالمی ماہرین لسانیات اور محققین کے مطابق براہوئی شمالی دراوڑی زبان ہے جس کا تعلق اس گروہ سے ہے جس میں مالٹو، اور کورخ زبانیں شامل ہیں۔ براہوئی کا مرکزی علاقہ بلوچستان ہے جہاں وسطی بلوچستان میں ریاست قلات کے ساراوان اور جہلوان میں قریبا۹۹ فیصد لوگ براہوئی بولتے ہیں مغربی چاغی ڈویژن میں براہوئی اور بلوچی ذوالسان ہیں اسیطرح مشرق میں کچھی بولان میں بھی براہوئی سندھی کے ساتھ ذوالسنان بولی جاتی ہیں، صوبہ سندھ کے جیکب آباد، نواب شاہ، شہداد کوٹ، سانگھڑ، میہڑ، گڑھی یاسین، شکارپور، سکھر اور کراچی میں بھی براہوئی بولی جاتی ہیں جہاں سندھی کے ساتھ ذوالسان تاریخی روایت برقرار ہیں۔ ایرانی سیستان اور بلوچستان کے علاقوں کے علاوہ جنوبی رودبار میں بھی بولی جاتی ہے، اسیطرح افغانستان کے ہلمند، نیمروز، میں بھی بولی جاتی ہے۔ ترکمانستان اور مختلف عرب ممالک کے مختلف علاقوں میں بھی براہوئی بولی جاتی ہے۔ پاکستان کے ۷ویں اور ڈیجیٹل مردم شماری ۲۰۲۳ کی کے مطابق براہوئی کو پہلی یا دوسری زبان کے طور پر، تین ملین کے قریب لوگ بولتے ہیں۔

براہوئی لوک شاعری

کسی قوم کے انداز فکر و عمل، ذہنی ارتقا اور تہذیب و تمدن کا مرقع اس کا ادب ہوتا ہے۔ ادب ہی کے ذریعے ہم کسی قوم کی اخلاقی اقدار سے متعارف ہوتے ہیں۔ براہوئی منظوم ادب میں مختلف موضوعات پر ہمیں لوک گیت اور اشعار ملتے ہیں۔ جن میں بچے کی پیدائش، شادی بیاہ اور دیگر رسموں کے متعلق بھی گیت موجود ہیں۔ ان

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18

گیتوں میں سردیوں کے موسم میں بلوچستان سے سندھ کی جانب قافلوں کے درہ بولان اور مولہ کے راستے جانے کے منظر کی عکاسی، سفر کی تکالیف اور اپنوں سے دوری کے کرب کو بھی بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ان لوک گیتوں کے لئے کسی دور وزمان کا تعین کرنا ناممکن ہے۔ان گیتوں کے خالق بھی نامعلوم اور گمنام ہیں۔ان کے کہنے والوں میں چرواہے، ساربان، کسان، مزدور، الہڑ دوشیزائیں اور پیر وجواں سب شامل ہیں۔(۱)

اس تحقیقی مضمون کا مقصد براہوئی لوک گیتوں میں استعمال ہونے والے شخصی ضمائر کی تبدیلیوں کا مطالعہ کرنا ہے۔کہ براہوئی کے سارا وانی اور رخشانی لہجوں میں استعمال ہونے والے ضمائر شخصی جھلاوانی لہجے کے لوک گیتوں میں کیونکر مختلف ہوتے ہیں۔

اس تحقیق میں خصوصی طور پر براہوئی جھلاوانی لہجے کے اندرونی معاملات پر غور کیا جائے گا، جہاں براہوئی کی اضافی حالت genitive "نا" کا استعمال، مفعولی حالت dative/ accusative "نے" سے بدلا جاتا ہے۔براہوئی میں یہ خصوصیت تحقیق کا حامل ہے۔اور یہی تبدیلی سارا وان میں آباد لہڑی قبیلہ میں بھی ملتا ہے جہاں وہ اضافی حالت (نا) کو مفعولی حالت (نے) میں تبدیل کرتے ہیں۔اسم ضمیر کے حوالے سے براہوئی زبان کا یہ لسانی تبدیلی واحد حاضر میں پایا جاتا ہے۔

جیسے ذیل میں عام مثال سے مزید اسکی وضاحت ہوگی۔

سارا وانی، رخشانی لہجہ۔	ایلم نابس۔	(آپ کا بھائی آیا)
جھلاوانی (اور لہڑی قبائل) لہجہ	ایلم نے بس۔	(آپ کا بھائی آیا)

براہوئی زبان کے لہجے

قلات، چونکہ خان آف قلات کی حکومت کا دارالخلافہ اور براہوئیوں کا مرکز رہا ہے۔اس لئے لسانی، سیاسی اور سماجی حوالے سے قلات اہمیت کا حامل رہا ہے۔براہوئی زبان کے حوالے سے اگر قلات مرکز ہے تو خود قلات اور قلات کے شمالی اور مشرقی علاقوں میں بولی جانے والی بولی کو سارا وانی لہجہ کہا جائیگا۔اسیطرح قلات کے مغربی علاقوں میں بولی جانے والی بولی رخشانی لہجہ اور قلات کے جنوبی علاقوں میں بولی جانے والی بولی جھلاوانی لہجہ کہلائیگا۔ یوں درج ذیل براہوئی کے تین اہم لہجے بنتے ہیں اسیطرح مختلف قبائل جو انھی تین لہجوں میں بات چیت کرتے ہیں ان کے اپنے قبائلی لہجے بھی ہیں۔جو مختلف تغیر و تبدل سے دوسرے لہجوں سے ممتاز ہوتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

ساراوانی لہجہ

ا۔ ساراوانی لہجے میں دیگر دو لہجوں کی نسبت بے قاعدہ فعل irregular verbs کا استعمال زیادہ ملتا ہے۔ جیسے اوکائک (وہ جاتا ہے) اوہمپک (وہ نہیں جاتا)، اوزرائیتک (وہ پیسہ دیتا ہے) اوزرتفک (وہ پیسہ نہیں دیتا)، ای چاوہ (میں جانتا ہوں) ای تیرہ (میں نہیں جانتا ہوں)۔

ب۔ زمانہ حال میں پ اور ف منفی فعل کی علامت ہے۔ اسیطرح ت زمانہ ماضی کی علامت ہے۔

ج۔ اس لہجے میں منفی فعل اصل فعل کے مصدر کو ہٹا کر بنایا جاتا ہے۔ جیسے کننگ (کھانا) سے ای کنیوہ (میں کھاتا ہوں) کو منفی بنانے کے لئے، ای کنپرہ (میں نہیں کھاتا ہوں) بنایا جاتا ہے۔

د۔ منفی فعل کے حوالے سے پچھلے تیس سالوں سے ایک نئی تبدیلی دیکھنے کو مل رہا ہے۔ اور یہ تبدیلی شہری زندگی میں رہنے والے مکس کمیونیٹی کی وجہ سے اثر انداز ہو رہا ہے۔ جہاں اگر غیر براہوئی بچے براہوئی بولنے والوں سے گھل مل کر براہوئی بولتے ہیں تو یہ تبدیلی سننے اور بولنے کو مل رہا ہے۔ کہ براہوئی منفی فعل اصل فعل کے مصدر کے ساتھ بنتا نظر آرہا ہے۔ اس سے پہلے (ج) میں ساراوانی لہجے کی منفی فعل کے بارے کہا گیا کہ منفی فعل اصل فعل کے مصدر کے بغیر بنتا ہے۔ چونکہ اب ایک منفی فعل مصدر کے ساتھ بھی بن رہا ہے۔

براہوئی مصدر کی علامت۔ نگ یا انگ ہے جیسے کننگ (کھانا) میں کن۔ انگ میں کن ایک حکمیہ جملہ ہے جسکا مطلب ہے کھاو۔ اسی طرح۔ انگ مصدر کی علامت ہے۔

تبدیلی سے پہلے کننگ کا براہوئی قواعد کے روح سے کوئی منفی فعل نہیں بنتا ہے۔ لیکن اس تبدیلی کے بعد کننگ کا منفی فعل کنپنگ (نہیں کھانا) بنتا ہے۔

ہ۔ ساراوانی لہجہ کوئٹہ سے قریب ہونے کی وجہ سے اردو، انگریزی، فارسی اور پشتو زبانوں سے متاثر ہو رہا ہے اور انھی زبانوں کے ساتھ باہمی لفظی لین دین کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ یعنی براہوئی نے کہی الفاظ انھی زبانوں سے دخیل یا مستعار لیئے ہیں اسیطرح براہوئی کے کہی الفاظ انھی زبانوں میں دخیل اور مستعار لئے گئے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

رخشانی لہجہ

ا۔ رخشانی لہجے میں تاثراتی فقروں میں براہوئی کے طویل مصوتوں کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔

ب۔ رخشانی لہجے میں فعل حال جاری میں فعل کی مصدر اور دیگر حالت کو ہٹا کر صرف غیر مختتم فعل converbکا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے۔

ساراوانی لہجہ۔ چناہوغنگ ٹی اے (بچہ رورہا ہے)

رخشانی لہجہ۔ چناہوغسہ اے (بچہ رورہا ہے)۔

ج۔ علاویں ازیں غیر مختتم فعل ساراوانی اور جہلوانی لہجوں میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن فعل حال جاری کے بجائے فعل ماضی میں جو تسلسل فعل تشکیل serial verb دیتا ہے جیسے۔ چناہوغسہ بس (بچہ روتا ہوا واپس آیا)۔

د۔ رخشانی لہجے میں باقاعدہ فعل regular verbکا استعمال ساراوانی کے نسبت زیادہ ملتا ہے۔ جیسے زنڈنگ (بیٹھنا)، تائنگ (جانا) وغیرہ۔

ہ۔ رخشانی لہجے میں ہائیہ آواز (ہ) کا استعمال بہت کم ملتا ہے۔ جیسے ہتہ (لاو۔ ساراوانی)۔ ات (لاو۔ رخشانی)، سلہ (رکو۔ ساراوانی)۔ سل (رکو۔ رخشانی)۔

و۔ رخشانی لہجے میں قلیل مصوتوں کا استعمال کم ہوتا ہے۔ جیسے نِکان۔nanikkaan (شام کو۔ ساراوانی)، نَنکان۔ nankaan (شام کو۔ رخشانی)۔

ز۔ رخشانی لہجہ مغربی بلوچستان میں ہونے بلخصوص رخشان اور چاغی ڈویژن میں ہونے کی وجہ سے بلوچی زبان سے زیادہ متاثر ہیں۔ اس ڈویژن میں براہوئی بولنے والے ذوالسان ہیں۔

جہلوانی لہجہ

ا۔ جہلوانی لہجے میں منفی فعل کے حوالے سے اضافی تصریفی حالت پایا جاتا ہے۔ جیسے

ساراوانی ورخشانی لہجہ	جہلوانی لہجہ
اوپگہ نیتون مفرو (کل وہ آپ کے ساتھ نہیں ہوگا)	اوپگہ نیتون مروف
اوزر تفروا ے (وہ پیسہ نہیں دیگا)	اوزرچوف

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

ب۔ جہلوانی لہجے میں درج ذیل مصمتی خوشے (تر، در سے ٹر، ڈر) میں تبدیل ہوتے ہیں۔

تر۔۔تران (تقریر) سے ٹر۔۔ٹران (تقریر)، در۔۔دروغ (جھوٹ) سے ڈر۔۔۔ڈروغ (جھوٹ)

ج۔ جہلوانی لہجے میں ہائیہ آوازوں کا استعمال قدرے نسبت دیگر لہجوں کے زیادہ ہیں۔ جیسے ای (میں) کو ہی (میں) بولا جاتا ہے۔

د۔ جہلوانی لہجے میں صوتی حوالے سے میٹامورفوسز کا استعمال ملتا ہے۔ جیسے ب کا و میں بدلنا۔ بیگہ (سہ پہر) سے ویگہ (سہ پہر) بن جانا۔

ہ۔ جہلوانی لہجہ مشرق میں سندھی زبان اور جنوب میں لاسی زبان کے ہونے کی وجہ سے سندھی زبان سے زیادہ متاثر ہے۔

براہوئی معیاری فقرے کی تشکیل میں فرق۔

براہوئی زبان میں فقرہ بنانے کا معیاری قاعدہ (فاعل + مفعول + فعل) ہے۔ لیکن دیئے گئے مندرجہ ذیل براہوئی فوک اشعار کی مثالوں سے پتہ چلتا ہے براہوئی کے جہلوانی لہجے میں اور بالخصوص جہلوان کے براہوئی فوک شاعری میں براہوئی کا فقرہ معیاری فقرے کے قانون سے الگ ہے۔ جہلوانی فقرے کا تشکیل، (فاعل + فعل + مفعول)، (فعل + فاعل + مفعول) ہے۔ یہ تبدیلی صرف براہوئی زبان کے جہلوانی لہجہ میں پایا جاتا ہے۔

ا۔ برکنا چھنکا مندر اللہ کرو خیرے نے
همسر تانیام ٹی نازیفو شئیرے نے (۲)

شعر نمبر ا کا مصرعہ اولی جو دو جملوں پر مشتمل ہے جسکا پہلا حصہ 'برکنا چھنکا مندر' (آجا میرا سونا) جو براہوئی فقرے کی اصل قاعدہ سے ہٹ کر ہے اس جملے کی ساخت فعل + فاعل + مفہول بنتا ہے۔ براہوئی جملے کا یہ ساخت اکثر لوک گیتوں میں ملتا ہے۔ اسکی خاص مقصد یہ ہے کہ شاعر شعر کو موزوں مقفی بنانے کے لئے اس ساخت پر عمل پیرا ہے۔ دوئم یہ کہ یہ ساخت 'برکنا + مفہول، ہمیں جہلوانی لوک گیتوں میں ٹیپ کی جملے کی طرح نظر آتا ہے۔ یہ ایک تکراری فقرہ ہے جسکا مفہوم مصرعہ کے دوسرے حصے یا دوسرے شعر کو موزوں بنانے کے لئے ہوتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

شعر نمبر ا کے مصرعہ اولی کا دوسرا جملہ جو 'اللہ کرو خیئرے نے' پر مشتمل ہے یہ بھی براہوئی کے عام بول چال کی ساخت سے مختلف ہے۔ اس جملے کی ساخت فاعل + فعل + مفعول بن رہا ہے۔ اور شعر کے مصرعہ ثانی کی ساخت بھی فاعل + فعل + مفعول ہے۔

۲۔ روپئی منہ تیوہ نے ہتٔ بر چلوس
چلوے ناشاپرہ خزماک کنا مونی او (۳)

شعر نمبر ۲، کا مصرعہ اولی بھی دو جملوں پر مشتمل ہے۔ جسکا دوسرا جملہ تسلسل فعل کی تشکیل کر رہا ہے، 'ہتٔ بر چلوس' جس میں ہتٔ (خریدو) بطور فعل اور بر (آجا) بھی بطور فعل استعمال ہوا ہے۔

۳۔ بر کنا پھل جان غریب پھل آک نادسک نا
منت وزاری کیوہ نے چلینگپک وس کنا (۴)

شعر نمبر ۳ بھی براہوئی لوک گیتوں کی روایتی ساخت کی طرح مصرعہ اولی میں دو جملے ہیں جسکا پہلا جملہ ٹیپ کا جملہ ہے وہ صرف دوسرے جملے کی قافیہ ردیف کو مقفی بنانے کے لئے ہے۔

۴۔ خلق آک سر مسونو ویرے
اللہ کے زیبانا خیئرے
خلق آک سر مسونوڈک اے
کنا است زیباتون سک اے (۵)

اشعار نمبر ۴ جو دو اشعار پر مشتمل ہیں۔ دونوں اشعار میں پرانے ترتیب سے ہٹ کر ہر مصرعہ میں ایک ایک جملہ فاعل + فعل + مفعول کے ساخت پر تشکیل پائے ہیں۔ یہ بھی عام براہوئی بول چال کی ساخت سے الگ ساخت ہے۔

۵۔ چانجل ناگودی اسکہ ہانو
گال منہ پاریٹ داسہ ای جوانو
جنگلے پٹان بۓ خلکن بیلان
یااللہ کشس چانجلے جیل آن (۶)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

اشعار نمبر ۵ جو دو اشعار اور چار مصرعوں پر مشتمل ہیں۔ جسکے دونوں اشعار میں براہوئی کی ساراوانی بولچال یا معیاری بولچال سے ہٹ کر الگ ساخت استعمال ہوا ہے۔ جو مفعول + فعل + فاعل بنتی ہے۔ شعری لوازمات کی خاطر فقرے کی ساخت میں تبدیلی، براہوئی، جہلوانی فوک گیتوں میں نمایاں ملتے ہیں۔ جو لسانی اعتبار سے اپنی نوعیت کا دوسرے زبانوں سے الگ خصوصیت ہے۔

براہوئی کے ضمائر شخصی۔نا۔کے لئے۔نے۔نا استعمال

براہوئی زبان میں ۔نا۔(کا، کی، کے) جو اضافی حالت genitive case ہے براہوئی کے ساراوانی لہجہ میں اسی معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن جہلوانی لہجہ میں یہ ۔نے۔ مفعولی حالت dative/accusative case میں بدل جاتا ہے۔ درج ذیل اشعار میں 'نا' کی جگہ 'نے' کا استعمال ملتا ہے جو براہوئی زبان کی ایک الگ خصوصیت ہیں۔

۶۔ برکنا اودردی ای اونی ملینہ
سلا اے نے اسٹ کہ شارے تینا الینہ (۷)

شعر میں ۶ کے پہلے مصرعے کے پہلے حصے میں ٹیپ کا مصرعہ ہے 'برکنا او دردی' جو اسی مصرعے کی دوسری جملے کی شعری لوازمات پوری کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جبکہ دوسرے مصرعے کی پہلے حصے میں 'سلا اے نے اسٹ کہ' (متفقہ رایہ ہونا)، میں استعمال ہونے والا 'نے' جو مفعولی حالت ہے۔ براہوئی کے ساراوانی اور رخشانی لہجوں میں کبھی بھی ضمیر معکوس reflexive pronoun 'تینا' (اپنا) کی جگہ استعمال نہیں ہوتا۔ یہ تبدیلی ساروان کے لہڑی قبائل اور جہلوانی لہجے میں پایا جاتا ہے۔

جہلوانی لہجہ۔ سلا اے نے اسٹ کہ (اپنا متفقہ رایہ دینا)
ساراوانی لہجہ۔ سلا اے تینا اسٹ کہ (اپنا متفقہ رایہ دینا)

۷۔ برکنا چھنکا مندر اللہ کرو خئیرے نے
ہمسر تا نیام ٹی نازیفو شئیرے نے (۸)

اسی شعر کے دونوں مصروعوں کے آخری جملوں میں براہوئی کا اضافی حالت 'نا' کو مفعولی حالت 'نے' میں تبدیل کیا گیا ہے۔ جیسے 'اللہ کرو خئیرے نے' (اللہ آپ کے لئے آسانی پیدا کرے)، 'نازیفو شئیرے نے' (آپ کی گن گاتا جاوں) دونوں جملوں کے آخیر میں استعمال ہونے والا 'نے' جو مفعولی حالت کی دلالت کرتا ہے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

براہوئی کے سارواوانی اور رخشانی لہجے میں 'نا' بطور اضافی حالت میں استعمال ہوتا ہے۔ اللہ کرو خئیرے نا' ، 'نازیفو شئیرے نا'۔

۸۔ چچہ آچاخوتے الہ
جوان جوان دوتے نے سلہ (۹)

۹۔ برواکنا لیلی پھل پھلاک نے سر بہ سر
کتوتہ نورانی کرے کنے دربدر

۱۰۔ برواولیلی پھل دوائے نے دانگ کوا
میڑھ منت کیوہ نے مونی مہ ٹران کوا

۱۱۔ برواولیلی پھل پھلاک نے جلیرہ
بادام نادانہ سے دوتان کنا پھلیرہ۔(۱۰)

شعر نمبر ۸ کے مصرعہ ثانی میں ' دوتے نے سلہ ' (اپنی ہاتھ دھولو) میں بھی ضمیر معکوس 'تینا' (اپنے) کی جگہ 'نے' مفہولی حالت استعمال ہوئی ہے۔ دوتے تینا سلہ ' (اپنی ہاتھ دھولو)۔

شعر نمبر ۹ کے مصرعہ اولی میں ' پھلاک نے ' (آپ کے پھول) میں 'نے' اضافی حالت استعمال ہوا ہے۔ جو عام بول چال میں 'نا' اضافی حالت میں استعمال ہوتا ہے۔ 'پھلاک نا' (آپ کے پھول)

شعر نمبر ۱۰ کے مصرعہ اولی میں ' دوائے نے' (اپنی ہاتھ) میں 'نے' بطور مفہولی حالت استعمال ہوا ہے۔ لیکن یہ ساخت سارواوانی اور رخشانی لہجوں میں 'تینا' (اپنا) ضمیر معکوس کے طور پر بولا اور لکھا جاتا ہے۔ 'دوائے تینا' (اپنی ہاتھ)

شعر نمبر ۱۱ میں ' پھلاک نے' (آپ کے پھول) مفہولی حالت ہے جو سارواوانی اور دیگر لہجوں میں اضافی حالت 'نا' (آپ کا) کے استعمال ہوتا ہے۔ ' پھلاک نا' (آپ کے پھول، آپ کی خوبصورتی)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

۱۲۔ دے آچھل باریسر خرنا خیتاک نے
استے کناہشانوبیوس آپیتاک نے (۱۱)

اس میں دونوں مصرعوں کے آخیر میں آنے والے 'نے' (تمھاری) مفعولی حالت میں آئی ہے لیکن اگر یہ شعر ساراوانی اور رخشانی لہجے میں استعمال ہوں تو 'نا' (تمھاری) بطورِ اضافی حالت genitive case کے استعمال ہو گا۔ 'خیتاک نا'، 'پیتاک نا'۔

۱۳۔ درخت انارنے زوبہ خنونے
دشمنک خنارنے زوبہ خنونے (۱۲)

صوتی اعتبار سے اس شعر کے دونوں مصرعوں میں 'نے' استعمال ہوا ہے لیکن ہر مصرعے میں علیحدہ حالت میں استعمال ہوئی ہے۔ آخیر میں استعمال ہونے والے 'نے' (آپ کو) بطور مفعولی حالت dative /accusative case کے استعمال ہوا ہے۔ جسکا مطلب ' زوبہ خنونے' (جلدی آتمھیں دیکھ لوں)۔ جو صحیح استعمال ہے اس حالت کی۔ لیکن مصرعہ اولی کے درمیان میں استعمال ہونے والا 'نے' (کا) جو مفعولی حالت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ لیکن ساراوانی اور رخشانی لہجے میں یہ اضافی حالت genitive case 'نا' (کا) مستعمل ہے۔ 'درخت انارنا' (انار کا درخت)۔

۱۴۔ بروا کنااوچوڑوچوڑاک نے لڈوکا (۱۳)

۱۵۔ شم کہ بجلی خوانیوہ خطاے نے
دوستی نی تخپیسہ پیر عمرتے نے

۱۶۔ چمک بجلی جلیوہ متے نے
سنگتی تخپیسہ شاہ کماہتے نے (۱۴)

شعر نمبر ۱۴ میں 'نے' (کے)، شعر نمبر ۱۵ کے مصرعہ اولی میں 'خوانیوہ خطاے نے' (تمھاری چھٹی پڑھتا ہوں) میں بھی 'نے' اور شعر میں ۱۶ کے مصرعہ اولی میں استعمال ہونے والے 'جلیوہ متے نے' (آپ کی بکرے کا خیالداری کرتا ہوں) میں بھی 'نے' (کی،کا) کے استعمال ہوا ہے۔ ان تمام اشعار میں 'نے' بطور مفعولی حالت کے آیا ہے۔ اگر یہ اشعار ساراوانی اور رخشانی لہجے کے ہوتے تو وہاں یہ 'نا' (آپ کا) بطور اضافی حالت کے استعمال ہوتا۔ 'چوڑاک نا'، 'خوانیوہ خطاے نا'، 'جلیوہ متے نا'۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18

مندرجہ بالا تحقیق سے ثابت ہوا کہ جہلوانی لہجے میں ضمائر شخصی کے حوالے سے تبدیلی لسانی اعتبار میں ایک نئی خصوصیت ہے۔ کہ ساراوانی اور رخشانی لہجوں میں استعمال ہونا والا 'نا' (تمھارا، تمھاری) جو اضافی حالت genitive case ہے۔ یہ حالت جہلوانی لہجے میں 'نے' (آپ کو) مفعولی حالت dative/accusative case کے استعمال ہوتا ہے۔

اسیطرح جہلوانی لہجے میں ضمیر معکوس 'تینا' (اپنا) reflexive pronoun کے لئے بھی مفعولی حالت 'نے' کا استعمال ملتا ہے۔ یعنی جہلوانی لہجے میں، مفعولی حالت 'نے' سے دو حالتوں، اضافی حالت اور ضمیر معکوس کا اظہار کیا جاتا ہے۔

یہ تبدیلی جہلوانی لہجے میں نمایاں ہے اس کے علاوہ عبدالکریم مراد لہڑی کی براہوئی ترجمہ شدہ قران مجید میں بھی کثرت سے ملتا ہے۔ اس بات کا ذکر پہلے گذر چکا ہے کہ یہ تبدیلی لہڑی قبائل کے بول چال میں بھی نمایاں ہے۔ خواہ لہڑی قبائل ساراون میں رہائش پذیر ہوں یا جہلوان میں سکونت اختیار کر چکے ہوں۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی، ڈاکٹر عبدالرزاق صابر، بلوچی، براہوئی زبان و ادب، مطالعاتی رہنما ایم فل پاکستانی زبانیں وادب، شعبہ پاکستانی زبانیں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۴، ص ۱۴۵

۲۔ افضل مینگل، چوٹولی، براہوئی اکیڈیمی پاکستان کوئٹہ، ۱۹۹۴، ص، ۶۷

۳۔ افضل مینگل، منگلی، براہوئی اکیڈیمی پاکستان کوئٹہ، ۲۰۰۰، ص، ۷۱

۴۔ افضل مینگل، شوشنگ، براہوئی اکیڈیمی پاکستان کوئٹہ، ۱۹۹۲، ص، ۱۵۶

۵۔ افضل مینگل، شاپشتیر، براہوئی اکیڈیمی پاکستان کوئٹہ، ۲۰۱۰، صفحات، ۲۶۔۲۷

۶۔ افضل مینگل، چوٹولی، براہوئی اکیڈیمی پاکستان کوئٹہ، ۱۹۹۴، ص، ۱۲۳

۷۔ افضل مینگل، چوٹولی، ص، ۶۶، ایضا

۸۔ ایضا، چوٹولی، ص، ۶۷

۹۔ پروفیسر طاہرہ احساس جتک، سمبار، براہوئی ادبی سوسائٹی پاکستان کوئٹہ، ۲۰۱۴، ص، ۱۲۶

۱۰۔ افضل مینگل، چوٹولی، براہوئی اکیڈیمی پاکستان کوئٹہ، ۱۹۹۴، صفحات، ۶۰۔۶۱

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلّہ

۱۱۔ افضل مینگل، منگلی، براہوئی اکیڈیمی پاکستان کوئٹہ، ۲۰۰۰، ص، ۱۴۴

۱۲۔ افضل مینگل، چوٹولی، براہوئی اکیڈیمی پاکستان کوئٹہ، ۱۹۹۴، ص، ۷۵

۱۳۔ پروفیسر طاہرہ احساس جتک، سمبار، براہوئی ادبی سوسائٹی پاکستان کوئٹہ، ۲۰۱۴، ص، ۱۲۸

۱۴۔ افضل مینگل، چوٹولی، براہوئی اکیڈیمی پاکستان کوئٹہ، ۱۹۹۴، صفحات ۸۷۔۸۸